# باب 6 حقوق وفرائض
# (RIGHTS AND RESPONSIBILITIES)

## مفہوم

حقوق حق کی جمع ہے۔ حقوق افراد کے ان تقاضوں کا نام ہے جنھیں ریاست تسلیم کرتی ہے اور ان کی حفاظت کرتی ہے۔ آج کی جدید دنیا میں بنیادی حقوق کو ہر ملک اپنے آئین میں شامل کرتا ہے۔

## تعریف

1- ارسطو: ''حقوق ریاست کی بنیاد ہیں کسی ریاست میں عدل وانصاف کو جانچنے کا معیار حقوق ہی ہیں۔''

2- پروفیسر لاسکی: ''حقوق معاشرتی زندگی کی وہ شرائط ہیں جن کی عدم موجودگی میں کوئی فرد اپنی شخصیت کی تکمیل نہیں کرسکتا۔''

3- ہاب ہاؤس: ''حقوق وہ توقعات ہیں جو ہم دوسروں سے اور دوسرے ہم سے کرتے ہیں۔''

ہم حقوق کی جامع تعریف یوں کر سکتے ہیں۔ بہتر زندگی گذارنے کے لیے افراد کو ریاست کی طرف سے جو سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں انہیں افراد کے حقوق کہا جاتا ہے۔ ریاست ان کو پورا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے اور قانون کے ذریعے ان کا تحفظ کرتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حقوق معاشرے میں ہی رہ کر حاصل ہو سکتے ہیں۔ حقوق تمام افراد کو مساوی طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ اگر یہ صرف چند افراد یا طبقوں کو حاصل ہوں تو پھر وہ مراعات بن جاتی ہیں۔

## 1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے حقوق

1973 کے آئین کے مطابق افراد کو درج ذیل حقوق دیے گئے:

1- ملک میں افراد کے بنیادی حقوق کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔

2- تمام افراد کو جانی و مالی تحفظ مہیا کیا جائے گا۔

3- کسی کو بغیر جرم ثابت کیے گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

4- کسی فرد کو غلامی اور جبری مشقت پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی کو بغیر وجہ کے گرفتار کیا جائے گا۔

5- کسی فرد کو سابقہ جرم کی سزا نہیں دی جائے گی اور نہ ہی ایک ہی جرم پر دوہری سزا دی جائے گی۔

6- ہر فرد کی عزت وآبرو اور چادر و چاردیواری کا احترام کیا جائے گا۔

7- ہر فرد کو ملک میں نقل وحرکت، اجتماعات میں شمولیت، جماعت سازی اور اس میں شمولیت کی آزادی حاصل ہوگی۔

8- ہر فرد کو تجارت، کاروبار اور پیشہ اختیار کرنے کا حق ہوگا۔

9- ہر فرد کو آزادی تحریر و تقریر کی آزادی حاصل ہوگی۔

10- ہر فرد کو مذہبی ادارے قائم کرنے کی آزادی حاصل ہوگی۔
11- مذہبی سرگرمیوں پر اور نہ ہی کسی مذہبی تعلیمی اداروں پر کسی قسم کا ٹیکس عائد ہوگا۔
12- ہر فرد کو حق جائیداد اور جائیداد کے تحفظ کا حق حاصل ہوگا۔
13- ہر فرد قانون کی نظر میں برابر ہوگا اور قانون کا احترام اس پر لازم ہوگا۔
14- کسی فرد کے ساتھ کسی معاملے میں امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جائے گا۔
15- ہر فرد کو اپنی زبان و ثقافت کے تحفظ کا حق حاصل ہوگا۔

## بنیادی حقوق

افراد کو مندرجہ ذیل بنیادی حقوق حاصل ہیں:

### 1- اخلاقی حقوق

اخلاقی حقوق سے مراد ایسے حقوق ہیں جن کی بنیاد معاشرے کی اخلاقی اقدار پر ہوتی ہے۔ ان حقوق کے بغیر مہذب معاشرہ قائم نہیں ہوسکتا۔ لیکن ان حقوق کی حفاظت کی ضمانت ریاست نہیں دیتی نہ ریاست کے آئین میں ان کا ذکر ہوتا ہے۔ ان حقوق کی خلاف ورزی پر کوئی عدالتی اور قانونی کارروائی نہیں کی جاسکتی البتہ ان حقوق کی خلاف ورزی کرنے پر معاشرے کی طرف سے دباؤ کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے لیکن یہ بھی ضروری نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر والدین کا یہ اخلاقی حق ہے کہ ان کی اولاد ان کی عزت کرے اور بڑھاپے میں اُن کی خدمت کرے۔ اگر کوئی اولاد ایسا نہ کرے تو ریاست ان کو سزا نہیں دے سکتی البتہ معاشرہ ایسی اولاد کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ہے۔ اسی طرح استاد کی عزت، طالب علموں سے شفقت، ہمسایوں کا خیال، غریبوں کی مدد اور بڑوں کا احترام یہ سب اخلاقی حقوق ہیں۔

### 2- قانونی حقوق

قانونی حقوق سے مُراد ایسے حقوق ہیں جن کو ریاست تسلیم کرتی ہے اور ان کے تحفظ کی آئینی ضمانت دیتی ہے۔ قانونی حقوق تمام شہریوں کو بلا لحاظ رنگ و نسل، مذہب و عقیدہ، امارت و غربت برابر حاصل ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ان کی خلاف ورزی کرے تو اُس کو قانون کے مطابق سزا ملتی ہے۔ قانونی حقوق کی مزید تین اقسام ہیں۔

(الف) معاشرتی حقوق: جن کا تعلق انسان کی معاشرتی زندگی سے ہوتا ہے اور جن کے بغیر وہ اپنے فرائض ادا نہیں کرسکتا۔

(ب) معاشی حقوق: معاشیات انسانی زندگی کا ایک اہم پہلو ہے۔ مال و دولت کے بغیر فرد اپنے لیے خوشحال زندگی کا سامان مہیا نہیں کرسکتا۔ وہ حقوق جن کے ذریعے فرد اپنی معاشی حالت کو بہتر بناتا ہے معاشی حقوق کہلاتے ہیں۔

(ج) سیاسی حقوق: سیاسی حقوق ریاست اور اس کے آئین کی پیداوار ہوتے ہیں۔ ان حقوق کے ذریعے افراد ریاست کے معاملات میں شرکت کرتے ہیں۔

## (الف) معاشرتی حقوق

### 1- حق زندگی

حق زندگی جس کے بغیر دوسرے حقوق کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ریاست بنانے کا بنیادی مقصد بھی تحفظ زندگی ہی تھا لہٰذا ریاست فرد کی زندگی کے حق کی حفاظت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اگر کوئی فرد کسی دوسرے کو اس کے اس حق سے محروم کرے تو ملکی

قانون اس کو سزا دیتا ہے۔

## 2- حق خاندان

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ صحت مند معاشرہ خاندان سے مل کر وجود میں آتا ہے۔ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی سے شادی کرے اور اپنے خاندان کی بنیاد ڈالے۔

## 3- حق تعلیم

تعلیم ہر فرد کا بنیادی حق اور ترقی کا پہلا زینہ ہے۔ ہر شہری کا حق ہے کہ وہ اپنی پسند اور خواہش کے مطابق تعلیم حاصل کرے۔ اس سلسلے میں ریاست کا فرض ہے کہ وہ تمام شہریوں کو یکساں طور پر تعلیم کی سہولیات فراہم کرے۔

## 4- حق مذہب

ہر فرد کو اپنی مرضی کے مطابق مذہب اور عقیدہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے مذہب فرد کا خالصتاً ذاتی معاملہ ہے۔ پاکستان کے آئین کے تحت تمام افراد کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔

## 5- حق ثقافت و زبان

ہر شہری کو اپنی ثقافت اور تمدن کے مطابق زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے۔ ہر معاشرے کی اپنی مخصوص ثقافت اور زبان ہوتی ہے۔ کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی ثقافت اور زبان دوسروں پر زبردستی مسلط کرے۔

## 6- حق معاہدہ

ریاست ہر شہری کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ قانون کے مطابق دوسرے شہریوں سے معاہدہ کرے۔

## 7- حق رہائش

تمام شہریوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے ملک کے جس حصے میں رہنا چاہیں رہائش اختیار کر سکتے ہیں۔ نیز وہ آزادی سے اپنے ملک میں نقل و حرکت بھی کر سکتے ہیں۔ ریاست سوائے بغاوت یا غداری کے کسی شہری کو ملک بدر نہیں کر سکتی۔

## 8- عزت و آبرو کا تحفظ

ریاست کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر شخص کی عزت و آبرو اور شہرت کی حفاظت کرے کیونکہ انسان اسی وقت آزادی سے لطف اندوز ہو سکتا ہے جب اس کی عزت و وقار قائم رہے۔

## 9- حق مساوات

تمام شہریوں کا یہ حق ہے کہ ان کے ساتھ برابر کا سلوک کیا جائے۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور انصاف کرتے وقت ذات پات، برادری، رنگ و نسل عقیدہ اور مذہب کو مدنظر نہ رکھا جائے۔

## 10- حق تحریر و تقریر

تحریر و تقریر کی آزادی جمہوریت کی بنیاد ہے کیونکہ اس کے بغیر ایک شہری حکومت پر تنقید نہیں کر سکتا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شہری اپنے اس حق کو ایسے طریقے سے استعمال کرے جو ملکی سلامتی کے خلاف ہو۔

## (ب) معاشی حقوق

معاشی حقوق زندگی کی بنیادی شرائط کو پورا کرتے ہیں۔ان کے بغیر متمدن زندگی کا حصول ممکن نہیں ہے۔اسلامی ریاست میں تمام شہریوں کو معاشی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔غریبوں،ضرورت مندوں، بیواؤں اور یتیموں کی کفالت ریاست کی ذمہ داری ہے۔

### 1- حق ملازمت

ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قانون کے مطابق اپنی مرضی اور رجحان کے مطابق اپنا پیشہ اختیار کرے۔ وہ تمام افراد جو مطلوبہ معیار پر پورا اُترتے ہوں، سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے اہل ہیں نیز اگر کوئی کاروبار کرنا چاہے تو وہ اپنی مرضی سے کاروبار کرے لیکن غیر قانونی کاروبار کرنا ریاست کے قانون کے مطابق جرم ہے۔

### 2- حق اُجرت و معاوضہ

ہر شہری کا یہ حق ہے کہ وہ جو محنت کرے اس کو اس کا معاوضہ ملے۔ دنیا بھر میں مزدوروں کے حقوق کی تحفظ کے لیے مختلف ٹریڈ یونین کام کرتی ہیں۔اسلامی ریاست میں کسانوں، مزدوروں اور محنت کشوں کو یہ حق حاصل ہے کہ انہیں ان کی محنت کا معقول معاوضہ دیا جائے۔

**نبی پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:**

**''مزدور کی مزدوری اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کی جائے۔''**

### 3- حق جائیداد

ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ذاتی جائیداد بنائے اور اسے جیسے چاہے خرچ کرے تاہم ناجائز ذرائع سے بنائی گئی جائیداد حکومت ضبط کرسکتی ہے۔کسی کی جائیداد پر ناجائز قبضہ کرنا قانوناً جرم ہے۔

## (ج) سیاسی حقوق

سیاسی حقوق کا تعلق شہری کی سیاسی زندگی سے ہوتا ہے۔ سیاسی حقوق جمہوریت کی ترقی کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ سیاسی حقوق کے بغیر فرد اپنے معاشرتی اور معاشی حقوق سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

سیاسی حقوق مندرجہ ذیل ہیں۔

### 1- ووٹ دینے کا حق

تمام شہریوں کو ووٹ استعمال کرنے کا حق حاصل ہے۔البتہ عادی مجرم، پاگل، نابالغ اور دیوالیہ افراد اور غیر ملکی اس حق کو استعمال نہیں کر سکتے۔

### 2- حق نمائندگی

شہریوں کو ووٹ دینے کے ساتھ ساتھ یہ حق بھی حاصل ہوتا ہے کہ وہ انتخابات میں بطور امیدوار شرکت کریں۔نمائندگی کے لیے عمر اور تعلیم کی شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے۔ پاکستان میں 1973ء کے آئین کے تحت قومی اسمبلی کے اُمیدوار کے لیے عمر کی حد کم سے کم 25 سال ہے۔

### 3- تنقید کرنے کا حق

ہر شہری کو یہ حق ہوتا ہے کہ وہ حکومت پر تنقید کر کے اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی کرے۔تعمیری تنقید جمہوریت کی

روح ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ تنقید اور نکتہ چینی تعمیری، اصلاحی اور نیک نیتی پر مبنی ہو۔اس حق کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ حکومت ہر وقت اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ وہ کوئی ایسی پالیسی نہ بنائے جو عوام کی منشاء کے خلاف ہو اور ملک عوامی خواہشات کے مطابق ترقی کرے۔

### 4- سیاسی جماعت بنانے کا حق

جمہوریت کی کامیابی کے لیے سیاسی جماعتوں کا وجود بہت ضروری ہے کیونکہ یہ عوام میں سیاسی شعور پیدا کرنے اور ان کی سیاسی تربیت کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ سیاسی جماعت کی تشکیل کرے اور اپنی پسند کی سیاسی جماعت میں شمولیت اختیار کرے۔

## شہریوں کے فرائض

شہریوں کو ریاست کی طرف سے جہاں بے شمار حقوق حاصل ہوتے ہیں وہیں بحیثیت شہری ان پر ریاست کی طرف سے کچھ فرائض بھی عائد ہوتے ہیں۔ درحقیقت یہ ذمہ داریاں ہیں جن کو شہری حقوق کے بدلے میں سرانجام دیتے ہیں۔حقوق وفرائض لازم وملزوم ہیں۔کوئی فرد اس وقت تک اچھا شہری نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے فرائض دیانتداری اور ذمہ داری سے سرانجام نہ دے۔شہریوں کے فرائض درج ذیل ہیں۔

### 1- ریاست سے وفاداری

شہری کا سب سے اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنے ملک کا وفادار رہے۔نہ خود کوئی ایسا کام کرے نہ کسی کو ایسا کام کرنے دے جس سے ریاست کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ریاست کے مفاد کو ذاتی مفاد پر قربان نہ کرے بلکہ ملک کی سلامتی کے لیے جان دینے سے دریغ نہ کرے۔ریاست کے بنیادی نظریے پر مکمل یقین رکھے۔

### 2- قانون کی پابندی

ہر شہری کا یہ فرض ہے کہ وہ ریاست کے قوانین کی پابندی کرے۔قانون توڑنے سے باز رہے کیونکہ قوانین شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے بنائے جاتے ہیں۔اگر شہری قوانین کی پابندی نہ کریں تو پوری ریاست کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

### 3- حکام سے تعاون

شہریوں کا یہ فرض ہے کہ وہ سرکاری حکام سے مکمل تعاون کریں۔اگر وہ کسی قسم کی قانون شکنی یا بدعنوانی سے آگاہ ہوں تو فوری طور پر متعلقہ حکام کو آگاہ کریں۔

### 4- ٹیکسوں کی ادائیگی

روپے پیسے کے بغیر حکومت کا نظام نہیں چل سکتا۔ریاست یہ رقم شہریوں سے ٹیکسوں کے ذریعے حاصل کرتی ہے۔ہر شہری کا یہ فرض ہے کہ حکومت کی طرف سے عائد کردہ تمام ٹیکسوں کی پوری ایمانداری کے ساتھ بروقت ادائیگی کرے۔

### 5- ووٹ کا صحیح استعمال

ووٹ ایک مقدس قومی امانت ہے۔شہریوں کا یہ فرض ہے کہ اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کریں۔اچھی حکومت کا قیام ووٹ کے صحیح استعمال کے بدولت ہی ممکن ہوتا ہے،اس لیے ووٹ کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

### 6- تعلیم

تعلیم ترقی کا بنیادی زینہ ہے۔ اس سے سیاسی شعور اور کردار میں پختگی آتی ہے، اس لیے شہریوں کا یہ فرض ہے کہ وہ عام تعلیم کے علاوہ قرآن وحدیث اور جدید ٹیکنالوجی کی تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ ہوں۔

### 7- ضبط نفس

شہریوں کا یہ فرض ہے کہ وہ خود غرض نہ بنیں اور ضبط نفس سے کام لیتے ہوئے قومی مفاد کو سب سے پہلے سامنے رکھیں۔

### 8- فرقہ واریت سے اجتناب

فرقہ پرستی ریاست کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ اس سے معاشرے میں امن وامان مکمل طور پر تباہ ہو جاتا ہے لہٰذا شہریوں کو اس سے مکمل طور پر بچنا چاہیے اور مذہبی معاملات میں تحمل اور بردباری سے کام لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں جبر نہیں رکھا۔

## اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق

اسلام دین فطرت ہے اور اسلامی ریاست ایک نظریاتی ریاست ہے جو ایک خاص نظریہ یعنی اسلام پر قائم ہوتی ہے۔ اس میں شہریوں کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو قرآن وسنت کے مقرر کردہ ہیں۔

### 1- حق زندگی

ہر شہری کو زندہ رہنے کا حق ہے اسلام نے انسانی زندگی کو انتہائی قابل احترام قرار دے کر کہا ہے کہ ایک انسان کا قتل تمام انسانیت کے قتل کے برابر ہے۔ جان کا بدلہ جان قرار دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ" کان کے بدلے کان، ناک کے بدلے ناک، دانت کے بدلے دانت اور جان کے بدلے جان۔" واضح ہوا کہ ایک غیر مسلم کی جان بھی اسی قدر قیمتی ہے جس قدر مسلمان کی۔ اگر ایک مسلمان کسی غیر مسلم کو مار ڈالے تو اس کا قصاص اُس طرح لیا جائے گا جس طرح ایک مسلمان کو قتل کرنے والے سے لیا جاتا ہے۔

### 2- تحفظ عزت وآبرو

اسلام نے تمام شہریوں کی عزت وآبرو کو محترم ومقدس قرار دیا ہے۔ اسلامی معاشرہ میں مرد اور عورت دونوں کی عزت وآبرو کو انتہائی محترم سمجھا جاتا ہے۔ اسلام میں مذاق اُڑانا، کسی کو بُرے القاب سے پکارنا سخت منع ہے اور اسلام میں کسی پر جھوٹا بہتان لگانے کی بھی سزا مقرر کی گئی ہے۔

### 3- نجی زندگی کا تحفظ

اسلامی ریاست میں تمام شہریوں کی نجی زندگی کو تحفظ دیا جاتا ہے۔ چادر اور چار دیواری کا احترام ہر شہری کا لازمی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونے کی سختی سے ممانعت ہے۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے خود اپنے گھر میں بھی دستک یا آواز دے کر داخل ہونے کی تاکید کی ہے۔ قرآن نے دوسروں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے بلکہ عیب کی صورت میں پردہ پوشی کا حکم دیا گیا ہے۔

### 4- تحفظ ملکیت

اسلامی ریاست کے اندر شہریوں کی ملکیت کو مکمل تحفظ حاصل ہوتا ہے لیکن ناجائز ذرائع سے کمائی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

## 5- مذہبی آزادی

اسلامی ریاست میں ہر شہری کو مذہبی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اسلام نے جبر کو ناپسند کیا ہے۔ اسلام انسان کے اندر سے تبدیلی لاتا ہے جو کہ بتدریج اور ارتقائی ہوتی ہے۔ مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ غیر مسلموں کے معبودوں کو بُرا بھلا نہ کہیں۔

## 6- شخصی آزادی کا تحفظ

اسلامی ریاست میں شخصی آزادی کا مکمل تحفظ کیا گیا ہے۔ کسی بھی شخص کو جرم ثابت کیے بغیر سزا نہیں دی جا سکتی۔ اسلامی قانون میں محض شک وشبہ کی بنیاد پر گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن پاک میں اس امر کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو آزادی دی ہے اس کو کوئی حکمران سلب نہیں کر سکتا۔

## 7- خواتین کے حقوق

اسلامی ریاست میں خواتین شہریوں کے حقوق کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اسلام سے قبل عورت کی حیثیت انتہائی کم تھی۔ اسلام نے عورت کو وراثت میں حصہ دار بنایا۔ عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق فراہم کیے ہیں۔

## 8- حق آزادی رائے

اسلامی ریاست میں تمام شہریوں کو اپنی رائے کے اظہار کی مکمل آزادی ہے۔ ہر شہری حکومت پر مثبت تنقید کر سکتا ہے۔ ریاست اظہار رائے پر پابندی نہیں لگا سکتی۔ حکومت کے امور میں مشورے کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

## 9- ظلم کے خلاف احتجاج کا حق

اسلامی ریاست میں ظلم کے خلاف آواز اٹھانا شہری کا حق ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا "جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل ترین عمل ہے۔" خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کے دور میں معمولی سی بات کے لیے لوگ خلیفہ وقت کو روک کر سوال کر لیتے تھے۔

## 10- حق مساوات

اسلام نے مساوات کا مثالی نظام پیش کیا۔ اسلامی معاشرے میں برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ اسلام نے نسلی برتری کو ختم کر دیا۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ ایک اعلیٰ خاندان کی عورت چوری کے الزام میں آئی۔ کسی نے اُس کی سفارش کی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا "اگر میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنھا) بھی ایسا کرتی تو میں اُس کا ہاتھ کاٹنے کی سزا دیتا۔"

## 11- حق انصاف

اسلام میں اجتماعی عدل کو ریاست کا بنیادی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ درحقیقت اسلامی ریاست کا قیام ہی حق وانصاف کا بول بالا کرنے کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ظالموں کو سزا دینا اور کمزوروں کو حق دلانا حکومت کا فرض ہے۔ غرض اسلامی ریاست میں افراد کو تمام حقوق حاصل ہیں۔

## انسانی حقوق کی خلاف ورزی

انسانی حقوق کے تحفظ کی خاطر ریاست وجود میں آئی۔ آج کے دور میں ریاست جبر وتشدد کی علامت نہیں ہے۔ یہ ایک فلاحی ریاست ہے جس کا بنیادی مقصد اپنے شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرنا اور ان کی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ خوشحال بنانا

ہے۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے جبکہ مغربی دنیا نے 1215ء کے میگنا کارٹا کے ذریعے انسانی حقوق کا اعلان کیا۔ اقوام متحدہ کی کوششوں سے 10 دسمبر 1948ء کو جنرل اسمبلی میں انسانی حقوق کے عالمی منشور کا اعلان کیا گیا۔ بدقسمتی سے انسانی حقوق کا تحفظ عملی طور پر نہیں ہے۔ پوری دنیا کے اندر انسانی حقوق کی پامالی کسی نہ کسی صورت میں ہو رہی ہے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا سب سے بڑا شکار مسلمان ہیں۔ دنیا بھر میں جہاں کہیں ظلم ہو رہا ہے بیشتر جگہوں پر مسلمان اُس کا نشانہ بن رہے ہیں۔ فلسطین، کشمیر، بوسنیا، چیچنیا، افغانستان اور عراق میں مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ فلسطین اور کشمیر کے مسلمانوں کو ان کے بنیادی حق یعنی آزادی سے محروم کر کے زبردستی غلام بنایا جا رہا ہے۔ جنوبی افریقہ طویل عرصے تک نسلی امتیاز کا شکار رہا۔ وہاں نیلسن مینڈیلا نے طویل عرصہ تک جدوجہد کر کے نسلی امتیاز کا خاتمہ کرایا۔ بھارت میں مذہب کے نام پر فسادات کرائے جا رہے ہیں۔

اسلام نے عورت کو بہت بلند مقام عطا کیا ہے لیکن ہندوانہ ثقافت کے اثرات کے تحت ہمارے ملک کے کچھ علاقوں میں عورت کو کم تر سمجھا جاتا ہے اور بچوں سے مشقت لی جاتی ہے۔ اس کا سدباب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں تعلیم کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔ لوگوں کو امن کی حقیقی روح سے آگاہ کیا جائے تاکہ کوئی بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہ کر سکے۔

## سوالات

1- حقوق کی تعریف کریں اور شہریوں کے معاشرتی حقوق بیان کریں۔
2- پاکستان کے 1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے حقوق و فرائض کی وضاحت کریں۔
3- شہریوں کو کون کون سے فرائض انجام دینے پڑتے ہیں؟ تفصیل بیان کریں۔
4- اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق کا جائزہ لیں۔
5- شہریوں کے معاشی اور سیاسی حقوق پر روشنی ڈالیں۔
6- درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔
(الف) انسانی حقوق کی خلاف ورزی (ب) اخلاقی حقوق